# Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,

2. Designation: Associate professor,

3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad

4. Subject: URDU

5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG

6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A, 4th sem, Paper – 14

7. Title/Heading of e-content : KHIZRE-RAAH KA FUNNY JAEZA

8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link

9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link

10. URL from YouTube Video of e-content:

11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

29-08-2020

# خضرِ راہ کا فنی جائزہ

M.A. 4th Sem, Paper- 14

بعض علمائے ادب نے فلسفہ و فکر کو شاعری کے لیے مہلک بتایا ہے۔ ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ کی یہ بات آج بھی درست ہے کہ فلسفے سے نہ شاعری کا رتبہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ شعر میں شعریت ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو فلسفہ، فکر، پیغام، نقطۂ نظر سب قابلِ ستائش ورنہ سب بیکار، سب فضول۔ اقبال کی نظم خضرِ راہ کو ایلیٹ کے اسی کسوٹی پر پرکھا جائے تو اسے ایک کامیاب فن پارہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں اقبال کے افکار نہایت کامیابی کے ساتھ شعر کے قالب میں ڈھل گئے ہیں۔ نظم کو دلکش و پراثر بنانے کی جتنی فنی تدابیر ممکن تھیں شاعر نے وہ سبھی اختیار کی ہیں۔

نظم کی تکنیک نے بھی شعر کی تاثیر میں بہت اضافہ کیا ہے۔ یہاں ڈرامائی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اقبال نے اپنے افکار و احساسات کو کسی دوسرے کی زبان یعنی خضر کی زبان سے ادا کرانے کا طریقہ اختیار کیا ہے لہٰذا اسے طریقہ کار کو شاعری کی تیسری آواز کہا جاتا ہے اس طرح اقبال نے اپنی شاعری میں تیسری آواز سے بھی کام لیا ہے۔ علاوہ ازیں شعری وسائل سے بھی شاعر نے اس نظم میں نہایت فنکارانہ طور پر کام لیا ہے۔ حد سے زیادہ صناعی کا یہاں موقع نہیں تھا کیونکہ فلسفیانہ مسائل صراحت و وضاحت کے متقاضی تھے۔ اس نظم پر اعتراض کرتے ہوئے سلیمان ندوی نے اسی میں جوشِ بیان کی بات کہی تو اقبال نے جواب میں لکھا کہ —

"خیالات جنابِ خضر کی زبان سے ادا ہوئے ہیں۔ یہ ایک معمر اور پختہ کار بزرگ ہیں۔ ان کے مزاج میں نہایت درجہ متانت تھی اس لیے دانستہ کوشش کی گئی کہ جوشِ بیان کم ہو۔ نظم کے بعض بند ایسے تھے جن میں جوشِ بیان کی زیادتی تھی انھیں نظم سے خارج کر دیا گیا!"

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اقبال کا تنقیدی شعور بالیدہ اور پختہ تھا اور فن کی باریکیوں پر ان کی نظر گہری تھی۔ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کوشش نے بعض جگہ نظم کے حسن کو مجروح کر دیا

کہیں کہیں لہجہ سپاٹ، بیان برملا اور انداز غیر شاعرانہ ہو گیا لیکن ذوق سلیم اور فنی مہارت نے دستگیری کی اور مختلف فنی تدابیر کے برمحل استعمال سے انہوں نے ہر بار نظم کو سنبھال لیا۔ اقبال نے نظم میں دلکشی اور اثر پیدا کرنے کے لیے حسی پیکر کا نہایت خوبصورت استعمال کیا ہے۔ نظم کا آغاز ہی ایک پرسکوت و پراسرار تصویر سے ہوتا ہے۔ رات کی تاریکی اور سناٹے کی تصویر کشی سے شاعر وہ کام لیتا ہے جس طرح سیاہی و سپیدی کا تضاد ایک دوسرے کو زیادہ نمایاں کر دیتا ہے۔ اسی طرح منظر کی خاموشی شاعر کے دل کی بیقراری کو پوری طرح اجاگر کر دیتی ہے۔ دوسرے یہ منظر ایسا پراسرار ہے کہ اس میں جناب خضر کے نمودار ہونے پر کسی طرح کی حیرت نہیں ہوتی۔ ملاحظہ ہو اس تصویر کی ایک جھلک۔

ساحلِ دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر ۞ گوشۂ دل میں چھپائے اک جہانِ اضطراب
شب سکوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر ۞ تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب!
رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر ۞ انجمِ کم ضو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب!

اس کے علاوہ بھی حسی پیکر نظم میں جا بجا نظر آتے ہیں مثلاً

ریت کے ٹیلے پہ وہ آہو کا بے پروا خرام ۞ وہ خضر بے برگ و ساماں، وہ سفر بے سنگ و میل
وہ نمودِ اخترِ سیماب پا ہنگامِ صبح

حسی پیکر کے علاوہ اس نظم میں استعارہ و تشبیہ و پیکر تراشی سے شاعر نے انتہائی خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے۔ ان تمام صفات کے علاوہ تلمیحات کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ اس طرح خضر راہ اقبال کی بے حد مقبول نظموں میں سے ایک ہے اور اسے فن کا معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

---

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha college, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper-14
Title/Heading of E-content: KHIZRE-RAAH KA FUNNY JAEZA
whatsapp No. 9431632576